

مرکز < فصل سوم: عناوین حقوق اہلبیت (ع)

ارشاد احدیت ہوتا ہے، پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجیئے کہ میں رسالت کا اجر قریبا کی مودت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا ہوں اور جو شخص ایک نیکی اختیار کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے کہ خدا غفور بھی ہے اور شکور بھی ہے، سورہ شوریٰ آیت

23

” آپ کہہ دیجیئے کہ میں نے جس اجر کا سوال کیا ہے اس کا فائدہ تمہیں کو ہے ورنہ میرا واقعی اجر تو خدا کے ذمہ ہے اور وہی پر شے کا نگران اور گواہ ہے“ سورہ سبا آیت

47

” کہہ دیجیئے کہ میں اس رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے پروردگار تک جانے کا راستہ اختیار کرنا چاہے، سورہ فرقان آیت

57

804

- امام صادق (ع)

!

انصار، رسول اکرم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہم سب گمراہ تھے آپ نے ہمیں ہدایت دی، ہم مفلس تھے خدا نے آپ کے ذریعہ غنی بنا دیا، لہذا اب ہمارے اموال میں سے جو چاہیں طلب کر لیں۔ ہم حاضر ہیں، جس کے بعد آیت مودت نازل ہوئی۔

یہ کہہ کر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور رونے لگے یہاں تک کہ ریش مبارک تر ہو گئی اور فرمایا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے ہمیں یہ فضیلت عنایت فرمائی ہے۔ (دعائم الاسلام

1

ص

67

-

805

- طاؤس نے آیت مودت کے بارے میں ابن عباس سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ سعید بن جبیر کا کہنا تھا کہ اس سے آل محمد کے قرابتدار مراد ہیں

- (صحیح

بخاری

4

ص

1819

/

4541

،

3

ص

1289

/

3306

، اس مقام پر محمد کے قرابتداروں کا ذکر ہے، سنن ترمذی

5

ص

377

/

3251

، مسند ابن حنبل

1

ص

614

/

2599

، احقاق الحق

3

-

3

، مستدرک حاکم

2

ص

482

/

3659

- (

806

- ابن

عباس!

جب آیت مودت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ قرابتدار کون ہیں جن کی مودت ہم پر واجب کی گئی ہے ؟

فرمایا علی (ع) ، فاطمہ ! اور ان کے دونوں فرزند - (فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

669

/

1141

، المعجم الكبير

3

ص

47

/

2641

، كشاف

3

ص

402

، در منثور

7

ص

348

نقل از ابن المنذر ، ابن ابی حاتم، ابن مردويه ، تفسیر فرات

389

،

516

/

520

... شواهد التنزیل

2

ص

189

، الغدير

2

ص

307

/

1

-(

807

- ابن

عباس!

رسول اکرم نے آیت مودت کی تفسیر اس طرح فرمائی کہ اہلبیت (ع) کے ذیل میں میری حفاظت کرو اور میری وجہ سے ان سے محبت کرو۔

(در منثور)

7

ص

348

نقل از ابونعیم ، دیلمی ، مجمع البیان

9

ص

43

-(

808

-

جابر!

ایک اعرابی رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی حضور مجھے اسلام سکھائیں؟ فرمایا کہ خدا کی وحدانیت اور میری بندگی اور رسالت کی گواہی دو... کہا اس کا کوئی اجر درکار ہے، فرمایا مودت اقرباء کے علاوہ کچھ نہیں۔

اس نے کہا کہ میرے اقربا آپ کے؟ میرے اقربا... اس نے کہا ہاتھ بڑھائیے تا کہ میں آپ کی بیعت کروں، جو آپ اور آپ کے اقربا سے محبت نہ کرے، اس پر خدا کی لعنت ہو... آپ نے فرمایا، آمین۔ (حلیۃ الاولیاء

3

ص

201

، کفایۃ الطالب ص

90

-(

809

- ابن

عباس!

رسول اکرم نے مجھے ایک ضرورت سے بھیجتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی حاجت درکار ہو تو علی (ع) اور ان کی اولاد سے محبت کرنا کہ ان کی محبت پروردگار کی طرف سے تمام بندوں پر واجب ہے۔ (ینابیع المودۃ

2

ص

292

/

842

-(

810

- رسول اکرم، جو شخص چاہتا ہے کہ عروۃ الوثقی سے تمسک کرے اسے چاہئے کہ علی (ع) ... اور میرے تمام اہلبیت (ع) سے محبت کرے

- (عیون

اخبار الرضا

روایت ابو محمد التمیمی از امام رضا (ع) ، ینابیع المودة

- رسول

اکرم!

جو اللہ کی مضبوط رسی سے متمسک رہنا چاہتا ہے، اس کا فرض ہے کہ علی (ع) بن ابی طالب (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) سے محبت کرے کہ اللہ بھی عرض اعظم پر ان سے محبت کرتا ہے۔ (کامل الزیارات ص

از جابر عن الباقر ((ع))۔

- امام علی (ع)

!

تمہارا فرض ہے کہ آل نبی سے محبت کرو، یہ خدا کا حق ہے جسے اس نے تم پر واجب بنایا ہے، کیا تم نے آیت مودت کی تلاوت نہیں کی ہے۔ (غرر الحکم ص

- زاذان نے حضرت علی (ع) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آل حم ہمارے درمیان ہے اور ہماری محبت کی حفاظت صرف مومن ہی کرسکتا ہے اور اس کے بعد آپ نے آیت مودت کی تلاوت فرمائی

- (تاریخ

اصفہان

، کنز العمال

290

/

4030

از ابن مردويه و ابن عساکر ، صواعق محرقة ص

170

، شواہد التنزیل

2

ص

205

/

838

مجمع البیان

9

ص

43

، الغدیر

2

ص

308

/

6

(-

814

- امام علی (ع) العروة الوثقی مودت آل محمد کا نام ہے

) -

ینابیع المودة

1

ص

331

/

2

روایت حصین بن مخارق عن کاظم (ع)

((

-

815

- امام زین العابدین (ع)! حضرت علی (ع) کی شہادت کے بعد امام حسن (ع) نے خطبہ دیا تو حمد و ثنائے الہی کے بعد

فرمایا ، ہم ان اہلبیت (ع) میں ہیں جن کی موت کو

اللہ نے واجب قرار دیا ہے اور آیت مودت ہی ہے۔ (مستدرک حاکم

3

ص

189

/

4803

، روایت عمر بن علی ، مجمع الزوائد

1

ص

203

/

14798

روایت ابوالطفیل عن الحسن (ع) ، تاویل الآيات الظاہرہ ص

530

روایت حسن بن زید)۔

816

۔ امام حسین (ع)

!

آیت مودت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن قرابتداروں سے ارتباط کا حکم دیا گیا ہے اور ان کا حق عظیم ہے اور سارا خیر انہیں میں ہے وہ ہم اہلبیت (ع) ہیں کہ ہمارا حق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (تاویل الآيات الظاہرہ ص

531

روایت عبدالملک بن عمیر)۔

817

- حکیم بن

جبیر!

میں نے امام سجاد (ع) سے اس آیت موت کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) پیغمبر کی قرابت ہے۔ (تفسیر فرات کوفی ص

392

/

523

۔

818

-

ابوالدیلیم!

جب حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) کو قیدی بنا کر لایا گیا اور دمشق کے دروازہ پر کھڑا کر دیا گیا تو ایک مرد شامی نے آکر کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں قتل کیا اور تمہارا خاتمہ کر دیا اور فتنہ کی سینگ توڑ دی تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا بیشک۔

فرمایا کیا آل حم پڑھا ہے؟ کہا کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص قرآن پڑھے اور اس سورہ کو نہ پڑھے۔

فرمایا مگر تو نے آیت مودت کو نہیں پڑھا ہے، اس نے کہا کہ یہ قرابتدار آپ ہی ہیں؟ فرمایا ، بیشک (تفسیر طبری

13

/

، العمدۃ ص

51

/

46

، الغدير

2

ص

409

/

8

-(

819

- سلام بن

المستنیر!

میں نے امام باقر (ع) سے پوچھا کہ آیت مودت کا مفہوم کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ مودت اہلبیت (ع) پیغمبر کے لئے خدا کی طرف سے ایک فریضہ ہے۔ (محاسن

1

ص

240

/

441

دعائم الاسلام

1

ص

68

-(

820

- عبدالله بن عجلان نے امام باقر (ع)

(سے

آیت مودت کی تفسیر میں یہ فقرہ نقل کیا ہے کہ قریباً سے مراد ائمہ ہیں

- (کافی

1

ص

413

/

17

محاسن

1

ص

241

/

2

-

821

- امام باقر (ع)

”

قل ما سئلتکم من اجوفہم لکم

کے

ذیل میں فرماتے ہیں کہ اجر سے مراد اقربا کی محبت ہے جس کے علاوہ کسی شے کا سوال نہیں کیا گیا ہے اور اس میں بھی تمہارا ہی فائدہ ہے کہ اس سے ہدایت حاصل کرتے ہو، اس کے طفیل میں نیک بخت بنتے ہو اور عذاب روز قیامت سے نجات پاتے ہو

- (ینابیع

المودۃ

1

ص

316

/

5

- (

822

- فضیل نے امام (ع) باقر سے نقل کیا ہے کہ آپ نے لوگوں کو خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھ کر فرمایا کہ یہ طواف تو جاہلیت میں بھی ہو رہا تھا ، مسلمانوں کا فرض تھا کہ طواف کرنے کے بعد ہمارے پاس آکر اپنی ولایت و مودت کا ثبوت دیتے اور اپنی نصرت پیش کرتے جیسا کہ پروردگار نے کہا ہے

خدایا لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے، سورہ ابراہیم ص

37

(کافی

1

ص

392

/

1

- (

823

- امام باقر (ع)

!

جب رسول اکرم کا انتقال ہوا تو آل محمد نے انتہائی سخت رات گذاری اور اسی عالم میں ایک آنے والا آیا جس کی آواز

سنى گئى ليكن اسے نهىں ديکها گيا اور اس نے کہا کہ سلام هو تم پر اے اہلبيت (ع) اور رحمت و برکت الہى تم پر ، تم وہ امانت هو جسے امت کے حوالہ کيا گيا ہے اور تمہارے لئے واجب مودت اور فریضہ اطاعت ہے۔ (کافى

1

ص

445

/

19

روایت يعقوب بن سالم)۔

824

- اسماعيل بن

عبدالخالق!

میں نے امام صادق (ع) کو ابو جعفر احوال سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے ، کیا تم بصرہ گئے تھے؟ عرض کی جی ہاں ! فرمایا وہاں لوگوں کی رفتار ہمارى جماعت میں داخلہ کی کیا تھی؟ عرض کی بہت تھوڑی ، لوگ آپ کی طرف آرہے ہیں مگر بہت کم۔

فرمایا نوجوانوں پر توجہ دو کہ یہ ہر نیکی کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں، اس کے بعد فرمایا کہ وہاں لوگ آیت مودت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

عرض کی کہ میں آپ پر قربان، ان کا خیال ہے کہ رسول اکرم کے تمام قرابتدار مراد ہیں !

فرمایا جھوٹے ہیں، اس سے مراد صرف ہم اہلبيت (ع) اصحاب کساء علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) ہیں۔ (کافى

8

ص

93

/

66

، قرب الاسناد ص

128

/

450

-(

825

- امام صادق (ع)

!)

بعض اوقات انسان ایک شخص کو دوست رکھتا ہے اور اس کی اولاد سے نفرت کرتا ہے تو پروردگار نے چاہا کہ ہمارى محبت کو واجب قرار دیدے کہ جو لیلے اس نے ایک واجب کو لیا ہے اور جس نے چھوڑ دیا ہے اس نے ایک واجب کو چھوڑا ہے۔ (محاسن

1

ص

240

/

روایت محمد بن مسلم)۔

826

- امام ہادی (ع)

!

زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں ، تم پر میرے ماں باپ قربان تمہاری محبت کے ذریعہ ہی پروردگار نے ہمیں آثار دین کی تعلیم دی ہے اور ہماری تباہ ہوجانے والی دنیا کی اصلاح کی ہے، آپ کی محبت ہی سے کلمہ کی تکمیل ہوئی ہے، نعمت باعظمت ہوئی ہے اور افتراق میں اجتماع پیدا ہوا ہے آپ کی محبت ہی سے واجب اطاعت قبول ہوئی ہے اور خود آپ کی موت بھی واجبات میں ہے - (تہذیب

6

ص

100

/

177

-(

827

- دعائے

ندبہ!

خدا یا اس کے بعد تو نے پیغمبر کا اجر اپنی کتاب میں اہلبیت (ع) کی محبت کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں ” مودت القریب کے علاوہ کوئی اجر نہیں چاہتا ہوں“ اور ” میں نے جو اجر مانگا ہے وہ تمہارے ہی لئے ہے“ اور ” میں جس اجر کا سوال کرتا ہوں وہ صرف ان کیلئے ہے جو خدا کے راستہ کو اختیار کرنا چاہیں“ اہلبیت (ع) ہی تیرا راستہ اور تیری رضا کا مسلک ہی۔ (بحار ص

102

/

105

نقل از مصباح الزائر)۔

نوٹ! اس دعا کی سندوں نقل کی گئی ہے کہ محمد بن علی بن ابی قرہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے محمد بن الحسین بن سفیان بزوفری کی کتاب سے نقل کیا ہے اور یہ دعا حضرت صاحب العصر (ع) کی ہے جسے چاروں عیدوں کے دن پڑھا جاتا ہے۔

828

- رسول

اکرم!

میں اور میرے اہلبیت (ع) جنت کے ایک شجر کے مانند ہیں جس کی شاخیں اس دنیا میں بھی ہیں لہذا اگر کوئی شخص ہم سے متمسک ہو گیا تو گویا اس نے پروردگار کے راستہ کو پالی۔ (نخائر العقبیٰ ص

16

از عبدالعزیز باسنادہ ینابیع المودۃ

2

ص

جو میرے بعد میری عترت سے وابستہ رہے گا اس کا شمار کامیاب لوگوں میں ہوگا۔ (کفاية الاثر ص

بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو حسین (ع) کے صلب سے ہوں گے اور ہمیں میں سے اس امت کا مہدی بھی ہوگا، جو میرے بعد ان سے متمسک رہے گا وہ ریسمان ہدایت خدا سے متمسک ہوگا اور جو ان سے الگ ہو جائے گا وہ پروردگار سے الگ ہو جائے گا۔ (کفاية الاثر ص

اپنے ائمہ کی اطاعت سے وابستہ رہو اور ان کی مخالفت نہ کرو کہ ان کی اطاعت اطاعتِ خدا ہے اور ان کی معصیت معصیت پروردگار ہے۔ (المعجم الكبير

نقل از ابن مردويه روايت ابولیلی اشعری ، احقاق الحق

نقل از مودة القربی (-)

جو شخص سفینہ نجات پر سوار ہونا چاہتا ہے اور عروۃ الوثقی سے متمسک ہونا چاہتا ہے اور خدا کی مضبوط رسی کو پکڑنا چاہتا ہے، اس کا فرض ہے کہ میرے بعد علی (ع) سے محبت کرے اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کی اولاد کے ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میرے خلفاء اوصیاء اور میرے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں ، یہی میری امت کے سردار اور جنت کی طرف اتقیاء کے قائد ہیں، ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔ (امالی صدوق (ر) ص

، عیون اخبار الرضا (ع)۔

میں نے رسول اکرم کو حضرت علی (ع) سے یہ فرماتے سنا ہے کہ جو تم سے محبت کرے گا اور وابستہ رہے گا وہ عروۃ الوثقی سے متمسک رہے گا۔ (کفایہ الاثر ص

، ارشاد القلوب ص

-امام علی (ع)

مجھ سے رسول اکرم نے فرمایا ہے، یا علی (ع) ! تم تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت اور عروۃ الوثقی ہو کہ جو اس سے

متمسک جائے گا ہدایت پا جائے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا ۔ (امالی مفید (ر) ص

110

/

9

روایت محمد بن عبداللہ بن علی بن الحسین بن زید بن علی (ع) بن الحسین (ع) از امام رضا (ع) ۔

835

- امام علی (ع)! جو ہم سے متمسک ہوگا وہ ہم سے ملحق ہو جائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ ڈوب مرے گا ۔ (امالی الطوسی (ر) ص

654

/

1354

، مناقب ابن شہر

1

شوب

4

ص

206

، کمال الدین ص

206

/

20

روایت خشیمہ عن الباقر (ع) ، تحف العقول ص

116

، غرر الحکم

7891

،

8792

۔

836

- امام علی (ع)

!

تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور کہاں بھک رہے ہو جبکہ نشانیاں قائم ہیں اور آیات واضح ہیں، منارہ ہدایت نصب ہو چکا ہے، تمہیں کدھر بھکایا جا رہا ہے اور تم کیسے گمراہ ہوئے جا رہے ہو جبکہ تمہارے درمیان تمہارے نبی کی عترت موجود ہے جو حق کے

زمان دار، دین کے پرچم اور صداقت کی زبان میں ، انہیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو اور ان کے پاس اس طرح وارد ہو جس طرح پیاسے چشمہ پر وارد ہوتے ہیں ۔ (نہج البلاغہ خطبہ

87

۔

837

- امام علی (ع)

!

تمہارا فرض ہے کہ تقویٰ الہی اختیار کرو اور ان اہلبیت (ع) کی اطاعت کرو جو پروردگار کے اطاعت گزار ہیں، وہ تمہاری اطاعت کے ان لوگوں سے کہیں زیادہ حقدار ہیں اور ہم سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں ، حالانکہ ہمارے ہی فضل سے فضیلت حاصل کرتے ہیں اور پھر ہمیں سے مقابلہ کرتے ہیں اور ہمارے حق کو چھین کر ہم کو الگ کر دینا چاہتے ہیں ، پھر حال ان لوگوں نے اپنے کئے کا مزہ چکھ لیا ہے اور عنقریب اپنی گمراہی کا سامنا کریں گے۔ (وقعة صفین ص

4

، شرح نہج البلاغہ ابن الحدید

3

ص

1030

- (

838

- امام علی (ع)! اپنے نبی کے اہلبیت (ع) پر نگاہ رکھو، انہیں کے راستہ کو اختیار کرو اور انہیں کے آثار کا اتباع کرو، یہ تمہیں نہ ہدایت سے باہر لے جاسکتے ہیں اور نہ ہلاکت میں واپس کرسکتے ہیں ، یہ ٹھہر جائیں تو ٹھہر جاؤ اور یہ اٹھ جائیں تو اٹھ جاؤ، خبردار ان سے آگے نہ نکل جانا کہ گمراہ ہوجاؤ اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ ہلاک ہوجاؤ۔ (نہج البلاغہ خطبہ

97

- (

839

- امام علی (ع)

!

ہمارے پاس پرچم حق ہے جو اس کے زیر سایہ آجائے گا محفوظ ہوجائے گا اور جو اس کی طرف سبقت کرے گا کامیاب ہوجائے گا اور جو اس سے الگ ہوجائے گا ہلاک ہوجائے گا۔ اس سے جدا ہوجانے والا گڑھے میں گرا اور اس سے تمسک کرنے والا نجات پاگیا۔ (خصال

633

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع)۔-

840

- امام علی (ع)

!

جو ہم سے متمسک ہوگا وہ لاحق ہوجائے گا اور جو کسی دوسرے راستہ پر چلے گا غرق ہوجائے گا ، ہمارے دوستوں کے لئے رحمت الہی کی فوجیں ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے غضب الہی کی افواج ہیں ، ہمارا راستہ درمیانی ہے اور ہمارے امور میں حکمت و دانائی ہے۔ (خصال

627

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع)۔-

- ابو عبیدہ معمر بن المثنیٰ و غیرہ کا بیان ہے کہ امیر المومنین (ع) نے لوگوں سے بیعت لینے کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرمایا -

یاد رکھو کہ میری عترت کے پاکیزہ کردار اور میری اصل کے بزرگ ترین افراد جوانی میں سب سے زیادہ حلیم اور بڑھاپے میں سب سے زیادہ عالم ہوتے ہیں ، ہم وہ اہلبیت (ع) ہیں جن کا علم علم خدا سے نکلا ہے اور ہمارا حکم بھی حکم الہی سے پیدا ہوتا ہے ، ہم قول صادق کو اختیار کرتے ہیں لہذا گر تم نے ہمارے آثار کا اتباع کیا تو ہماری بصیرتوں سے ہدایت پا جاؤ گے اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تمہیں ہمارے ہی ہاتھ سے ہلاک کر دے گا ، ہمارے ساتھ پرچم حق ہے جو اس کے ساتھ رہے گا وہ ہم سے مل جائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ غرق ہو جائے گا ، ہمارے ہی ذریعہ ہر مومن کا خون بہا لیا جاتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے گردنوں سے ذلت کا طوق اتارا جاتا ہے -

خدا نے ہمیں سے آغاز کیا ہے نہ کہ تم سے اور ہمیں پر اختتام کرے گا نہ کہ تم پر - (ارشاد مفید (ر)

1

ص

240

شرح الاخبار

3

ص

562

/

1231

، ینابیع المودة

1

ص

80

/

19

، العقد الفرید

3

ص

119

، احقاق الحق

9

ص

476

، کنز العمال

14

ص

592

/

39679

، کتاب سلیم بن قیس

2

ص

716

-(

842

- جابر بن عبداللہ امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ آل محمد ہی وہ ریسمان ہدایت ہیں جن سے تمسک کا حکم دیا گیا ہے اور واعتصموا ... کی آیت نازل ہوئی ہے

- (تفسیر

عیاشی

1

ص

194

/

123

-(

843

- امام صادق (ع)

!

واعتصموا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حیل اللہ ہم ہیں“ (امالی طوسی ر)

272

/ مجمع البیان

2

ص

805

، ینابیع المودة

1

ص

356

، احقاق الحق

13

ص

84

-(

844

- امام صادق (ع)

!

تمہارے لئے کیا مشکل ہے کہ جب لوگ تم سے بحث کریں تو صاف کہہ دو کہ ہم اس طرح گئے ہیں جدھر خدا ہے اور انہیں اختیار کیا ہے جنہیں خدا نے اختیار کیا ہے ، خدا نے حضرت محمد کو اختیار کیا ہے تو ہم نے انہیں کی آل کو

اختیار کیا ہے اور ہم اسی انتخاب الہی سے وابستہ ہیں۔ (امالی طوسی ر)

227

/

397

(بشارة المصطفى ص

11

روایت کلیب بن معاویہ الصیداوی)۔

845

-امام صادق (ع

!)

جو ہمارے غیر سے وابستہ ہو کر ہماری معرفت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ (معانی الاخبار ص

399

/

57

روایت ابراہیم بن زیاد، صفات الشیخہ

82

/

4

روایت مفضل بن عمر)۔

846

- یونس بن

عبدالرحمان!

میں نے امام ابوالحسن الاول سے عرض کی کہ توحید الہی کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا کہ

دین میں بدعت مست ایجاد کرنا کہ اپنی رائے سے فیصلہ کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے اور اہلبیت (ع) پیغمبر سے انحراف

کرنے والا گمراہ ہو جاتا ہے اور کتاب خدا اور قول رسول کو چھوڑ دینے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (کافی

1

ص

56

/

10

-(

847

- سويد

السائي!

حضرت ابوالحسن (ع) اول نے میرے پاس خط بھیجا کہ میں سب سے پہلے اپنے مرنے کی خبر دے رہا ہوں اور اس مرحلہ

پر نہ پریشان ہوں اور نہ پشیمان اور نہ قضا و قدر الہی میں کسی طرح کا شک کرنے والا، لہذا تم دین کی مضبوط رسی آل

محمد سے وابستہ رہو کہ عروۃ الوثقیٰ یہی اوصیاء کا سلسلہ ہے لہذا تم ان کے احکام کے آگے سراپا تسلیم رہو۔ (قرب

الاستاد

333

/

1335

-(

848

-زید بن

ارقم!

جب رسول اکرمؐ ”حجة الوداع“ سے واپس ہوتے ہوئے مقام غدیر خم پر پہنچے تو آپ نے زمین کو صاف کرنے کا حکم دیا اور پھر اعلان فرمایا کہ اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں اور اس کے بعد علی (ع) کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے ، خدا یا اسے دوست رکھنا جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کرنا جو اس سے دشمنی رکھے۔ (مستدرک حاکم

3

ص

118

/

2576

،

2589

،

4578

،

4579

،

4610

،

4652

،

5477

،

5594

، سنن ترمذی

5

ص

633

/

3713

، سنن ابن ماجہ

1

ص

43	
/	
116	
، خصائص نسائي	
42	
،	
47	
/	
150	
،	
163	
، مسند ابن حنبل	
641	
،	
950	
،	
961	
،	
1310	
،	
23090	
،	
23168	
،	
23204	
،	
23633	
،	
25751	
،	
25752	
، فضائل الصحابه ابن حنبل	
595	
،	
989	
،	
991	
،	
992	

،
1007

،
1016

،
1017

،
1021

،
1022

،
1048

،
1168

،
1177

،
1206

، المعجم الكبير

5

ص

166

/

4969

، تاريخ دمشق حالات امام على (ع) ص ص

5

/

90

، البداية والنهاية

5

ص

210

، ص

214

7

ص

335

، الغدير

1

ص

14

-

152

-(

واضح رہے کہ صاحب الغدير علامہ امینی طاب ثراہ نے اس مقام پر حدیث غدیر کے روایت کرنے والے

110

صحابہ کرام

48

تابعین اور

0

ی

36

علماء و حفاظ کے اسماء گرامی کا ذکر کیا ہے جنہوں نے دوسری صدی سے چودھویں تک اس حدیث شریف کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے۔

849

- رسول اکرم ، جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری طرح زندہ رہے اور میری ہی طرح دنیا سے جائے اور اس جنت میں داخل ہو جائے جس کا وعدہ میرے پروردگار نے کیا ہے، اس کا فرض ہے کہ علی (ع) اور ان کے وارث ائمہ ہدیٰ اور مصابیح الدجی سے حبت کرے کہ یہ لوگ ہدایت سے نکال کر گمراہی

کی طرف ہرگز نہیں لے جاسکتے ہیں

- (امالی

شجری

1

ص

136

، کنز العمال

11

ص

611

/

32960

، مناقب ابن شہر آشوب

1

ص

291

-(

850

- رسول

اکرم!

جو شخص میری جیسی حیات و موت کا خواہش مند ہے اور اس گلشن عدن میں داخلہ چاہتا ہے جسے میرے پروردگار نے اپنے دست قدرت سے سجایا ہے اس کا فرض ہے کہ علی (ع) کو ولی تسلیم کرے اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور اس کے بعد اوصیاء کے لئے سراپا تسلیم رہے کہ یہ سب میری عترت اور میرا گوشت اور خون ہیں، انہیں پروردگار نے میرا علم و فہم عنایت فرمایا ہے اور میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس امت کی فریاد کروں گا جو ان کے فضل کی منکر اور ان سے میری رشتہ کی قطع کردینے والی ہے، خدا کی قسم یہ لوگ میرے فرزند کو قتل کریں گے اور انہیں میری شفاعت پر گز نہیں مل سکتی ہے۔ (کافی

1

ص

209

/

5

روایت ابان بن تغلب از امام صادق (ع)۔

851

- رسول اکرم نے حضرت علی (ع) سے خطاب کر کے فرمایا کہ جو شخص پروردگار سے محفوظ و مامون، پاک و پاکیزہ اور ہول قیامت سے مطمئن ملاقات کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ تم سے محبت کرے اور تمہارے فرزند حسن (ع) و حسین (ع) ، علی (ع) بن الحسین (ع) ، محمد بن علی (ع) ، جعفر (ع) بن محمد (ع) ، موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) ، علی (ع) بن موسیٰ (ع) ، محمد (ع) بن علی (ع) ، علی (ع) ، حسن (ع) اور مہدی (ع) سے محبت کرے جو ان سب کا آخری ہوگا (الغیبتہ طوسی (ر) ص

136

/

100

روایت عیسیٰ بن احمد بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور العسکری (ع) ، مناقب ابن شہر آشوب

1

ص

293

، الصراط المستقیم

2

ص

151

-

852

- ابن عباس نے رسول اکرم سے ائمہ کے بارے میں یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے، ان کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے، ان کی صلح میری صلح ہے اور میری صلح اللہ کی صلح ہے

- (کفایۃ

الاثر ص

18

- (

853

- رسول اکرم - میری اور میرے اہلبیت (ع) کی ولایت جہنم سے امان کا وسیلہ ہے

- (امالی

صدق (ع) ص

383

/

8

، بشارۃ المصطفیٰ ص

186

روایت ابن عباس (ع)

- ((

854

- رسول اکرم (ع) - ان اقوام کو کیا ہو گیا ہے کہ ان کے سامنے آل ابراہیم کا ذکر آتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور آل محمد کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل بھڑک جاتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر کوئی

بندہ روز قیامت ستر انبیاء کے اعمال کے برابر اعمال

لے کر آئے تو بھی خدا اس کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا جب تک میری اور میرے اہلبیت (ع) کی ولایت لے کر نہ

آئے۔ (امالی الطوسی (ر) ص

140

/

229

، بشارۃ المصطفیٰ ص

81

،

123

، کشف الغمہ

2

/

10

، امالی مفیدہ (ر)

115

/

8

- (

855

- امام علی (ع)! اہلبیت (ع) اساس دین اور عماد یقین ہیں ، انہیں کی طرف غالی پلٹ کر آتا ہے اور انہیں سے پیچھے رہنے والا ملحق ہوتا ہے، ان کے لئے حق ولایت کے خصوصیات ہیں اور انہیں میں پیغمبر اکرم کی وراثت و وصیت ہے۔ (نہج

البلاغہ خطبہ نمبر

2

- (

856

- امام علی (ع)

!

لوگوں پر ہمارا حق ولایت بھی ہے اور حق اطاعت بھی اور ان کے لئے خدا کی طرف سے بہترین جزا بھی ہے۔ (غرر

الحکم

7628

- (

857

- امام باقر (ع)

!

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے، قیام نماز، ادائے زکوٰۃ، صوم رمضان، حج بیت اللہ اور ولایت اہلبیت (ع)۔ (امالی

طوسی (ر) ص

124

/

192

، خصال

278

/

21

، امالی مفید

353

/

4

بشارة المصطفی ص

69

روایت ابوحمزہ الثمالی ، کافی

2

ص

18

، تہذیب

4

ص

151

-

858

- امام باقر (ع) پروردگار نے اہلبیت پیغمبر کو پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے، ان کی محبت کا سوال کیا ہے اور ان میں پیغمبر

کی ولایت کو جاری رکھا ہے، انہیں امت میں پیغمبر کا محبوب اور وصی قرار دیا ہے،

لوگوں!

میرے بیان سے عبرت حاصل کرو، جہاں پروردگار نے اپنی ولایت، اطاعت، مودت اور اپنے احکام کے علم و استنباط کو

رکھا ہے، اسے قبول کرلو اور اسی سے وابستہ رہو تاکہ نجات حاصل کرلو اور یہ روز قیامت تمہارے لئے حجت کا کام

دیں، اور یاد رکھو کہ خدا تک کوئی ولایت ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتی ہے اور جو ان سے وابستہ رہے گا پروردگار کا فرض ہے کہ اس کا احترام کرے اور اس پر عذاب نہ کرے اور جو اس کے بغیر وارد ہوگا خدا پر لازم ہوگا کہ اسے ذلیل کرے اور مبتلائے عذاب کر دے (کافی)

8

ص

120

/

92

روایت ابوحمزہ۔

859

-

ابوحمزہ!

مجھ سے امام باقر (ع) نے فرمایا کہ حق کی عبادت وہی کر سکتا ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو ورنہ معرفت کے بغیر عبادت گمراہوں کی جیسی عبادت ہوگی میں نے عرض کی حضور معرفت خدا کا مقصد کیا ہے! فرمایا خدا اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی (ع) کی محبت اور اقتدا اور ائمہ ہدی کی اطاعت اور ان کے دشمنوں سے برائت، یہ تمام باتیں جمع ہوجائیں تو معرفت خدا کا حق ادا ہوتا ہے۔ (کاف

1

ص

180

/

1

، تفسیر عیاشی

2

ص

116

/

155

-(

860

- امام باقر (ع)

!

جو شخص آل محمد کی ولایت میں داخل ہوگیا گویا جنت میں داخل ہوگیا اور جو ان کے دشمن کی ولایت میں داخل ہوگیا گویا جہنم میں داخل ہوگیا (تفسیر عیاشی

2

ص

160

/

66

-(

- محمد بن علی الحلبي نے امام صادق (ع) سے ”

رب اغفرلى ولوالدى ومن دخل بيتى آمنا
“کی

تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس گھر سے مراد ولایت ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا گویا انبیاء کے گھر میں داخل ہو گیا ، اور آیت تطہیر سے مراد بھی ائمہ طاہرین اور ان کی ولایت ہے کہ اس میں داخل ہونے والا گویا پیغمبر کے گھر میں داخل ہو گیا

- (کافی)

1

ص

423

/

54

- (

862

-امام صادق (ع)! پروردگار نے ہماری ولایت کو قرآن کا مرکز اور تمام کتب سماویہ کا محور قرار دیا ہے جس پر تمام محکمتاں گردش کرتے ہیں اور تمام کتب نے اسی کا ارشاد دیا ہے اور اسی سے ایمان واضح ہوتا ہے، رسول اکرم نے قرآن اور آل محمد دونوں کی اقتدا کا حکم دیا تھا جب آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ میں تم میں ثقلین کو چھوڑے جاتا ہوں جن میں ثقل اکبر کتاب خدا ہے اور ثقل اصغر میری عترت اور میرے اہلبیت (ع) ہیں ، دیکھو ان دونوں کے ذیل میں میری حفاظت کرنا کہ جب تک ان سے متمسک رہو گے گمراہ نہیں ہو سکتے ہو۔ (تفسیر عیاشی روایت مسعدہ بن صدقہ)۔

863

- امام کاظم (ع)! جو ہماری ولایت کی طرف قدم آگے بڑھائے گا وہ جہنم سے دور ہو جائے گا اور جو اس سے دور ہو جائے گا وہ جہنم کی طرف بڑھ جائیگا۔ (کافی

1

ص

434

/

91

روایت محمد بن الفضیل ، مجمع البیان

10

/

591

- (

864

- عبدالسلام بن صالح

پروی!

میں امام رضا (ع) کے ہمراہ تھا جب آپ نیشاپور میں سواری پر سوار وارد ہوئے اور تمام علماء نیشاپور آپ کی زیارت

کیلئے جمع ہو گئے اور لجام پکڑ کر سواری کو روک لیا اور گذارش کی کہ فرزند رسول! آپ کو آپ کے آباء طاہرین کا واسطہ، ان کی کوئی حدیث بیان فرمائیں۔

آپ نے محمل سے سر نکالا اور فرمایا مجھ سے میرے پدر بزرگوار موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) نے، اپنے والد جعفر (ع) بن محمد (ع) ان کے والد محمد (ع) بن علی (ع) ان کے والد علی (ع) بن الحسن (ع) ان کے والد حسین (ع) سردار جوانان اہل جنت، ان کے والد امیر المومنین (ع) کے حوالہ سے رسول اکرم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھے خدائے قدوس جل جلالہ کی طرف سے جبریل نے خیردی ہے کہ ”میں خدائے وحدہ لا شریک ہوں، میرے بندو! میری عبادت کرو اور جو شخص بھی مجھ سے لالہ الا اللہ کے اخلاص کے ساتھ ملاقات کرے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائیگا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

لوگوں نے عرض کی یا بن رسول اللہ! یہ لا الہ الا اللہ کا اخلاص کیا ہے؟ فرمایا خدا و رسول کی اطاعت اور اہلبیت (ع) کی ولایت، امالی الطوسی (ر) ص

589

/

1220

، تنبیہ الخواطر

2

ص

75

روایت ابوالصلت عبدالسلام)۔

865

- امام رضا (ع)

!

دین کا کمال ہم اہلبیت (ع) کی ولایت اور ہمارے دشمنوں سے برائت ہے۔ (مستطرفات السرائر

149

/

3

-(

886

- امام ہادی (ع)

!

(زیارت جامعہ) اے اہلبیت (ع) زمین تمہارے نور سے روشن ہوئی ہے اور کامیاب لوگ تمہاری ولایت کے طفیل کا میاب ہوئے ہیں، تمہارے ہی ذریعہ رضاء الہی کا راستہ طے ہوتا ہے اور تمہاری ولایت کے منکر ہی کے لئے رحمان کا غضب ہے۔ (تہذیب

6

ص

100

/

177

-(

- رسول

اکرم!

ایہا الناس میں تم سے آگے آگے جا رہا ہوں اور تم میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو، یاد رکھو کہ میں تم سے وہاں ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو، مجھے خدائے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کریں اور میں نے ہی اس بات کی دعا کی تھی جو خدا نے مجھے عنایت کر دی یاد رکھو کہ میں نے تمہارے درمیان کتاب خدا اور اپنے عترت و اہلبیت (ع) کو چھوڑا ہے لہذا ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ تفرقہ پیدا ہو جائے اور نہ پیچھے رہ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ۔ انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں (ارشاد

1

ص

180

، تفسیر عیاشی

1

ص

4

/

3

-(

868

- رسول

اکرم!

ایہا الناس ، میں نے تم پر واضح کر دیا ہے کہ میرے بعد تمہاری پناہ گاہ ، تمہارا امام ، راہنما ، ہادی میرا بھائی علی (ع) بن ابی طالب (ع) ہے، وہ تمہارے درمیان ایسا ہی ہے جیسا کہ میں ہوں، اپنے دین میں اس پر اعتماد کرو اور تمام معاملات میں اس کی اطاعت کرو، اس کے پاس وہ تمام علوم ہیں جو خدا نے مجھے دیئے ہیں اور میری حکمت بھی ہے۔ اس سے دریافت کرو، سیکھو اور اس کے بعد اوصیاء سے تعلیم حاصل کرنا اور خبردار انہیں تعلیم مت دینا اور ان سے آگے نہ نکل جانا اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ یہ سب حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے، نہ یہ حق سے جدا ہوں گے اور نہ حق ان سے جدا ہونے والا ہے۔ (کمال الدین

277

/

25

کتاب سلیم بن قیس

2

ص

646

-(

869

- رسول

اکرم!

پروردگار نے ہر نبی کی ذریت کو اس کے صلب میں رکھا ہے اور میری ذریت کو علی (ع) کے صلب میں قرار دیا ہے لہذا انہیں آگے رکھنا اور ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ یہ بچپنے میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بڑے ہونے کے بعد سب سے زیادہ صاحب علم ہیں، ان کا اتباع کرو کہ یہ نہ تمہیں گمراہی میں داخل کریں گے اور نہ ہدایت سے باہر لے جائیں گے۔ (فضائل ابن شاذان ص

130

عن الصادق (ع)۔

870

- عثمان

حنیف!

میں نے رسول اکرم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہلبیت (ع) زمین والوں کے لئے ستاروں کی طرح ہیں لہذا ان سے آگے نہ نکل جانا اور انہیں ہمیشہ آگے رکھنا کہ یہ میرے بعد حاکم ہیں۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ اہلبیت (ع) کون حضرات ہیں؟ فرمایا علی (ع) اور ان کی پاکیزہ اولاد۔ (احتجاج

1

ص

198

/

11

،الیقین ص

341

-(

871

- امام علی (ع) - رسول اکرم کے فضائل بیان کرتے ہیں

“پروردگار

نے انہیں بھیجا تا کہ اس کے امر کی وضاحت کریں، اس کے ذکر کا اظہار کرتے رہیں تو انہوں نے نہایت امانتداری سے پیغام کو پہنچا دیا اور کمال ہدایت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہمارے درمیان ایک پرچم حق چھوڑ گئے کہ جو

اس سے آگے نکل جائے وہ دین سے نکل گیا اور جو پیچھے رہ جائے وہ ہلاک ہو گیا اور جو وابستہ ہو جائے وہی ان

سے ملحق ہو گیا

- (نہج

البلاغہ خطبہ

100

-(

872

- امام علی (ع)

!

جب ابوبکر نے خطبہ پڑھا تو ابی بن کعب نے کھڑے ہو کر یہ سوال کر لیا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں اپنے اہلبیت (ع) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، لہذا انہیں آگے رکھنا اور ان سے آگے نہ نکل جانا اور انہیں حاکم بنا کے رکھنا خود ان کے حاکم نہ بن جانا۔

یہ منظر دیکھ کر انصار کی ایک جماعت کھڑی ہو گئی اور کہنے لگے بیٹھ جائیے، آپ نے جو سنا اسے پہنچا دیا اور اپنے عہد کو پورا کر دیا۔

(یہ واقعہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ روز جمعہ کا ہے) احتجاج

1

ص

297

/

52

روایت محمد و یحییٰ فرزندان عبداللہ بن الحسن ، الیقین ص

448

باب

170

روایت یحییٰ بن عبداللہ بن الحسن)۔

873

- اما م صادق (ع)! جس نے آل محمد سے محبت کی اور انہیں تمام لوگوں پر قرابت رسول اکرم کی بنیاد پر مقدم رکھا اس کا شمار بھی آل محمد کے ساتھ ہو جائے گا کہ اس نے آل محمد سے محبت کی ہے۔ نہ یہ کہ واقعاً آل محمد ہوگا، بلکہ ان میں شمار ہو جائے گا کہ ان سے محبت کی ہے اور ان کا اتباع کیا ہے، جس طرح قرآن مجید نے اعلان کیا ہے کہ ” جو ان سے محبت کرے گا وہ انہیں میں شمار ہوگا “ (مائدہ

51

۔)

دوسرے مقام پر حضرات ابراہیم (ع) کا ارشاد نقل کیا ہے ” جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا ، خدایا تو غفور و رحیم ہے۔ سورہ ابراہیم

36

(تفسیر عیاشی

2

ص

231

/

34

روایت ابو عمرو الزبیری)۔

874

- رسول اکرم! جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ میری طرح کی حیات و موت نصیب ہو اور جنت عدن میں ساکن ہو جائے جسے میرے پروردگار نے تیار کیا ہے تو اسے چاہیئے کہ میرے بعد علی (ع) اور ان کے چاہنے والوں سے محبت کرے اور میرے بعد ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میری عترت ہیں اور میری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں انہیں مالک کی طرف سے علم و فہم عطا ہوا ہے اور ویل ہے میری امت کے ان افراد کے لئے جو ان کے فضل کا انکار کریں اور ان کے ساتھ میرے رشتہ قرابت کا خیال نہ رکھیں، اللہ ان لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ (حلیۃ الاولیاء

1

ص

86

، تاریخ دمشق حالات امام علی (ع)

جسے یہ بات پسند ہے کہ انبیاء کی طرح زندہ رہے اور شہداء کی طرح مرجائے اور اس گلزار عدن میں قیام کرے جسے خدائے رحمان نے سجایا ہے تو اسے

چاہئے کہ علی (ع) اور ان کے دوستوں سے محبت کرے اور ان کے بعد ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میری عترت ہیں اور میری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ (خدا یا انہیں میرے علم و فہم سے بہرہ ور فرما۔

اور ویل ہے میری امت کے ان افراد کے لئے جو ان کی مخالفت کریں۔ خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔) کافی

ص

208

/

3

از سعد بن طریف)۔

876

- رسول اکرم میرے اہلبیت (ع) وہ ہیں جو حق و باطل میں امتیاز قائم کرتے ہیں اور یہی وہ ائمہ ہیں جن کی اقتداء کی جاتی

ہے

)۔

خصال

464

/

4

، احتجاج

1

ص

197

/

8

روایت خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین ، الیقین ص

341

، اثبات الہدایة

1

ص

730

/

247

روایت ابی بن کعب

)۔

877

- رسول اکرم ، سکون ، آرام ، رحمت ، نصرت ، سہولت ، سرمایہ ، رضا ، مسرت ، نجات ، کامیابی ، قرب الہی ، محبت خدا و

رسول ان افراد کے لئے ہے جو علی (ع) سے محبت کریں اور ان کے بعد اوصیاء کی اقتدا کریں، (تفسیر عیاشی

1

ص

169

/

32

، المحاسن

1

، روایت ابوکلده عن الباقر (ع)۔

- رسول اکرم ، خوشا بحال ان کا جو ہمارے قائم کو درک کرلیں اور ان کے قیام سے پہلے ہی ان کی اقتداء کرلیں، ان کے اور ان سے پہلے کے ائمہ ہدیٰ کے نقش قدم پر چلیں اور خدا کی بارگاہ میں ان کے دشمنوں سے برائت کریں، یہی افراد میں رفقا ہیں اور میری امت میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محترم ہیں، کمال الدین ص

روایت سدیر عن الصادق (ع) الغیبتہ طوسی (ر) ص

روایت رفاعہ بن موسیٰ و معاویہ بن وہب عن الصادق (ع) ، الخرائج ص

- جابر بن عبداللہ

انصاری!

ایک دن رسول اکرم نے نماز صبح پڑھائی اور پھر ہماری طرف رخ کرکے یہ ارشاد فرمانا شروع کیا ، ایہا الناس اگر آفتاب غائب ہو جائے تو چاند سے وابستہ ہو جانا اور اگر وہ بھی غائب ہو جائے تو دونوں ستاروں سے وابستہ رہنا۔ جس کے بعد ہم نے ، ابوایوب انصاری اور انس نے عرض کی کہ حضور یہ آفتاب کون ہے ؟ فرمایا : میں اس کے بعد حضور نے مثال بیان کرنا شروع کی کہ پروردگار نے ہمارے گھرانے کو خلق کرکے ستاروں کی مانند قرار دیدیا ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو

دوسرا طالع ہو جاتا ہے ، میں آفتاب کے مانند ہوں لہذا جب میں نہ رہ جاؤں تو ماہتاب سے تمسک کرنا۔

ہم نے عرض کی کہ حضور یہ ماہتاب کون ہے ؟ فرمایا میرا بھائی ، وصی ، وزیر ، میرے قرض کا ادا کرنے والا، میری اولد کا باپ ، میرے اہل میں میرا جانشین علی (ع) بن ابی طالب (ع) !

ہم نے عرض کی کہ پھر یہ دوستارے کون ہیں ؟ فرمایا حسن (ع) و حسین (ع) اس کے بعد ذرا توقف کرکے فرمایا کہ اور فاطمہ (ع) بمنزلہ زہرہ ہے اور دیکھو میرے عترت و اہلبیت (ع) قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے، یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں ۔ (امالی طوسی ر)

- امام رضا (ع)

!

جسے یہ بات پسند ہو کہ خدا کے جلوہ کو بے حجاب دیکھتے اور خدا بھی اس کی طرف بے حجاب نگاہ رحمت کرے اس چاہئے کہ آل محمد سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں سے برات کرے ، ان میں کہ ائمہ کی اقتدا کرے کہ ایسے افراد کی طرف خدا روز قیامت براہ راست نگاہ رحمت کرے گا اور ایسے لوگ اس کے جلوہ کو بلا حجاب دیکھیں گے۔ (محاسن

1

ص

133

/

165

روایت بکر بن صالح۔

” یہ نور خدا ان گھروں میں ہے جن کے احترام کا حکم دیا گیا ہے اور ان میں صبح و شام ذکر خدا ہوتا رہتا ہے۔“

نور۔ آیت نمبر

36

۔

881

۔ انس بن مالک و

بریدہ!

رسول اکرم نے آیت مذکورہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کونسے گھر ہیں؟ فرمایا یہ انبیاء کے گھر ہیں تو ابوبکر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ حضور کیا یہ علی (ع) و فاطمہ (ع) کا گھر بھی انہیں میں شامل ہے؟ فرمایا بیشک ، ان گھروں میں سب سے افضل و برتر ہے۔ (درمنثور

6

ص

203

نقل از ابن مردویہ ، شواہد التنزیل

1

ص

534

/

568

، مجمع البیان

7

ص

227

، العمدة ص

291

/

-رسول اکرم - چار قسم کے افراد ہیں جن کی شفاعت میں روز قیامت کروں گا، میری نریت کے احترام کرنے والے، ان کے ضروریات کو پورا کرنے والے، وقت ضرورت ان کے معاملات میں دوڑ دھوپ کرنے والے اور ان سے قلب و زبان سے محبت کرنے والے۔ (کنز العمال

12

ص

100

/

34180

نقل از دیلمی ، امالی طوسی (ر) ص

366

/

779

، روایت علی بن علی بن

رزین برادر دعبل خزاعی عن الرضا (ع) ، عیون اخبار الرضا (ع)

1

ص

254

/

2

روایت دعبل

2

ص

25

/

4

روایت داؤد بن سلیمان و احمد بن عبداللہ الہروی، بشارۃ المصطفیٰ ص

36

، فرائد السمطین

2

ص

277

/

541

- روایت احمد بن عامر الطائی۔

883

- رسول اکرم ، ایہا النّ

اس!

میری زندگی میں اور میرے بعد میرے اہلبیت (ع) کا احترام کرنا، ان کی بزرگی اور فضیلت کا اقرار رکھنا، (کتاب سلیم

2

ص

687

، احقاق الحق

5

ص

42

نقل از درر بحر المناقب روایت ابوذر و مقداد و سلمان عن علی (ع)۔

884

- امام حسن (ع)

!

رسول اکرم نے انصار کے پاس ایک شخص کو بھیج کر سب کو طلب کیا اور جب آگئے تو فرمایا اے گروہ انصار! کیا میں تمہیں ایسی شے کا پتہ بتاؤں جس سے متمسک رہو تو اس کے

بعد کبھی گمراہ نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی بیشک، فرمایا یہ علی (ع) ہیں، ان سے محبت کرو اور میری کرامت کی بناء پر ان کا احترام کرو کہ جبریل نے مجھے یہ حکم پہنچا یا ہے کہ میں پروردگار کی طرف سے اس حقیقت کا اعلان کردوں۔

المعجم الكبير

3

ص

88

/

2749

، حلیۃ الاولیاء

1

ص

63

روایت ابن ابی لیلیٰ ، امالی طوسی (ر) ص

223

/

386

، بشارۃ المصطفیٰ ص

109

روایت سلمان فارسی۔

885

- ابن عباس - رسول اکرم منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس ، تم سب روز قیامت جمع کئے جاؤ گے اور تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو، دیکھو یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے انہیں ذلیل کیا اس نے مجھے ذلیل کیا اور جس نے ان کی عزت کی اس

نے میری عزت کی اور جس نے ان کا احترام کیا اس نے میرا احترام کیا اور جس نے ان کی مدد کی اس نے میری مدد کی اور جس نے انہیں چھوڑ دیا اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ (امالی صدوق (ر)

62

/

11

، التحصین ص

599

، مشارق انوار الیقین ص

53

-(

886

- رسول

اکرم!

روز قیامت خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے والی امتوں میں میری امت سے بہتر کوئی امت نہ ہوگی اور میرے اہلبیت (ع) سے بہتر کسی کے اہل بیت نہ ہوں گے لہذا حذار! ان کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا (جامع الاحادیث ص

261

روایت ابن عباس)۔

887

- رسول

اکرم!

پروردگار کی طرف سے تین محترم اشیاء ہیں ، جو ان کو محفوظ رکھے گا خدا اس کے امور دین و دنیا کی حفاظت کرے گا اور جو انہیں محفوظ نہ رکھے گا خدا اس کا تحفظ نہ کرے گا، حرمت اسلام ، میری حرمت اور میری عترت کی حرمت

-(خصال ص

146

/

173

، روایت ابوسعید خدری روضة الواعظین ص

297

، المعجم الكبير

3

ص

126

/

2881

، المعجم الاوسط

1

ص

72

/

، مقتل الحسين خوارزمی

2

ص

97

، احقاق الحق

9

ص

511

18

ص

442

-

888

- امام باقر (ع)

!

رسول اکرم نے منی میں اصحاب کو جمع کر کے فرمایا، ایہا الناس میں تمہارے درمیان تمام محترم اشیاء کو چھوڑے جا رہا ہوں، کتاب خدا، میری عترت اور کعبہ جو بیت الحرام ہے۔ (بصائر الدرجات ص

413

/

3

روایت جابر، مختصر بصائر الدرجات ص

90

روایت جابر بن یزید الجعفی۔

889

- امام صادق (ع)

!

پروردگار کے لئے اس کے شہروں میں پانچ محترم اشیاء ہیں، حرمت رسول اکرم، حرمت آل رسول اکرم، حرمت کتاب خدا، حرمت کعبہ اور حرمت مومن۔ (کافی

8

ص

107

/

82

روایت علی بن شجرہ۔

890

- امام صادق (ع) پروردگار کے لئے تین حرمتیں بے مثل و بے نظیر ہیں، کتاب خدا جو سراپا حکمت و نور ہے، خانہ خدا جو قبلہ خاص و عام ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی طرف رخ کرنا قبول نہیں ہے اور عترت پیغمبر اسلام

(امالی

صدق (ر) ص

339

/

13

، معانی الاخبار

117

/

1

روایت عبداللہ بن سنان - خصال ص

146

/

174

روایت ابن

عباس) -

” یاد رکھو کہ تم نے جو بھی فائدہ حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ ، رسول ، قرابتداران رسول ، ایتام ، مساکین اور مسافران غربت زدہ کے لئے ہے۔“ - (انفال ص

41

- (

891

- ابن

الدیلمی!

امام زین العابدین (ع) نے ایک مرد شامی سے فرمایا کہ کیا تو نے سورہ انفال کی یہ آیت پڑھی ہے؟ اس نے کہا یقیناً پڑھی ہے مگر کیا یہ قرابتدار آپ ہی ہیں؟ فرمایا بیشک - (تفسیر طبری

6

/

10

/

5

- (

892

- منہال بن

عمرو!

میں نے عبداللہ بن محمد بن علی اور علی (ع) بن الحسین (ع) سے خمس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ ہمارا حق ہے تو میں نے علی (ع) سے کہا کہ پروردگار تو ایتام و مساکین اور مسافروں کی بات کرتا ہے ... فرمایا اس سے مراد ہمارے ہی ایتام و مساکین ہیں - (تفسیر طبری

5

-

10

- امام باقر (ع) ، آیت خمس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ذوی القربی سے مراد قرابتداران رسول ہیں اور خمس اللہ ، رسول اور ہم اہلبیت (ع) کے لئے ہے ، (کافی

روایت محمد بن

مسلم) -

- امام کاظم (ع)

!

پروردگار نے یہ خمس صرف اولاد رسول کے ایتام و مساکین کے لئے رکھا ہے نہ کہ عام ایتام و مساکین کے لئے اور یہ صدقات کے بدلے میں ہے تا کہ انہیں قرابت رسول اور کرامت الہی کی بنیاد پر لوگوں کے ہاتھوں کے میل سے پاک رکھے اور انہیں یہ حق اس لئے عنایت فرمایا ہے کہ اس طرح انہیں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور ذلت و رسوائی کے مقامات سے لوگ رکھے۔ (کافی

روایت حماد بن عیسیٰ)۔

- رسول

اکرم!

جو ہمارے اہلبیت (ع) میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی اچھا برتاؤ کرے گا میں روز قیامت اس کا بدلہ ضرور دوں گا۔ (کافی

(تہذیب

ص

110

/

312

روایت عیسیٰ بن عبداللہ عن الصادق (ع) ، الفقیہ

2

ص

65

/

1725

، ذخائر العقبی ص

19

، ذخائر العقبی ص

19

، کنز العمال

12

ص

95

/

34152

، الجامع الصغیر

2

ص

619

/

8821

از ابن عساکر۔

896

- رسول

اکرم!

جو شخص بھی مجھ سے ارتباط چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کا کوئی حق میرے ذمہ رہے اور میں روز قیامت اس کی شفاعت کرسکوں اس کا فرض ہے کہ میرے اہلبیت (ع) سے رابطہ رکھے اور انہیں خوش کرتا رہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

424

/

947

، امالی صدوق (ر) ص

310

/

5

روایت ابان بن تغلب ، كشف الغمہ

2

ص

25

، روضة الواعظین ص

300

، ینابیع المودة

2

ص

379

/

75

، احقاق الحق

9

ص

424

/

31

-

18

ص

475

/

52

-(

897

- رسول

اکرم!

ائمہ اولاد علی (ع) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ان میں سے کسی ایک پر ظلم کرے گا وہ میرا ظالم ہوگا اور جو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اس نے گویا میرے ساتھ بہترین سلوک کیا ۔ (کمال الدین ص

413

/

13

روایت محمد بن الفضیل)۔

898

- امام صادق (ع)

!

اپنے اموال میں آل محمد کے ساتھ حسن سلوک کو نظر انداز مت کرو ، اگر غنی ہو تو بقدر دولت اور اگر فقیر ہو تو بامکان فقیری ، اس لئے کہ جو شخص

بھی یہ چاہتا ہے کہ پروردگار اس کی اہم ترین حاجت کو پورا کر دے اس کا فرض ہے کہ آل محمد اور ان کے شیعوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرے چاہے اسے خود اپنے مال کی کسی قدر ضرورت کیوں نہ ہو۔ (بشارة المصطفى ص

6

روایت عمران بن معقل)۔

899

- امام صادق (ع)! جو ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ کرسکے اسے چاہئے کہ ہمارے نیک کردار دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، پروردگار اسے ہمارے ساتھ سلوک کا ثواب عنایت فرما دے گا اور اسی طرح جو ہماری زیارت نہ کرسکے وہ ہمارے چاہنے والوں کی زیارت کرے، پروردگار اسے ہماری زیارت کا ثواب عنایت کر دے گا۔ (ثواب الاعمال ص

124

/

1

روایت احمد بن محمد بن عیسیٰ ، الفقیہ

2

ص

73

/

1765

، کامل الزیارات ص

219

روایت عمرو بن عثمان عن الرضا (ع)۔

900

- عمر بن

مریم!

میں نے امام صادق (ع) سے آیت ”الذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل“ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ صلہ رحمت کے بارے میں ہے اور اس کی آخری تاویل تمہارا برتاؤ ہمارے ساتھ ہے۔ (تفسیر عیاشی

2

ص

208

/

30

۔

901

- ابوسعید

خدری!

ہم نے رسول اکرم سے گزارش کی کہ تسلیم تو معلوم ہے یہ صلوات کا طریقہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس طرح کہو ”خدا یا اپنے بندہ اور رسول محمد پر اس طرح رحمت نازل کرنا جس طرح آل ابراہیم پر نازل کی ہے اور انہیں اس طرح برکت دینا جس طرح ابراہیم (ع) کو دی ہے۔ (صحیح بخاری

مجھ سے کعب بن عجرہ نے ملاقات کے دوران بتایا کہ میں تمہیں ایک بہترین تحفہ دینا چاہتا ہوں جو رسول اکرم نے ہمیں دیا ہے میں نے کہا وہ کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے حضور سے سوال کیا کہ آپ اہلبیت (ع) پر صلوات کا طریقہ کیا ہے، سلام کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے؟ فرمایا کہ اس طرح کہو ”خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح ابراہیم (ع) اور آل ابراہیم (ع) پر نازل کی ہے کہ تو قابل حمد بھی ہے اور بزرگ بھی ہے، اور محمد و آل محمد کو برکت عنایت فرما جس طرح کہ ابراہیم (ع) اور آل ابراہیم (ع) کو دی ہے کہ تو حمید بھی ہے اور مجید بھی ہے۔ (صحیح بخاری

1233

/

3190

، صحیح مسلم

1

ص

305

/

406

، سنن ابی داؤد

1

ص

257

/

976

، سنن دارمی

1

ص

329

/

1316

، سنن نسائی

3

ص

45

-(

903

-امام صادق (ع)

!

میرے والد بزرگوار نے ایک شخص کو خانہ کعبہ سے لپٹ کر یہ کہتے ہوئے سنا کہ خدایا محمد پر رحمت نازل فرما...
تو فرمایا کہ ناقص صلوات مت پڑھ اور ہم پر ظلم نہ کر، پڑھنا ہے تو اس طرح پڑھ ” خدایا محمد او ران کے اہلبیت (ع) پر
رحمت نازل فرما - (کافی)

2

ص

495

/

21

، عدة الداعی ص

149

روایت ابن اقداح۔

904

- رسول

اکرم!

جو شخص بھی ایسی نماز پڑھے گا جس میں مجھ پر اور میرے اہلبیت (ع) پر صلوات نہ ہوگی تو اس کی نماز قابل قبول نہیں ہے۔ (سنن دارقطنی)

1

ص

355

/

6

عوالی اللئالی

2

ص

40

/

101

، احقاق الحق

18

ص

310

، مستدرک الوسائل

5

ص

15

/

5256

روایت ابومسعود انصاری۔

905

-

شافعی!

اے اہلبیت (ع) رسول آپ کی محبت پروردگار کی طرف سے فرض ہے اور اس کا حکم قرآن میں نازل ہوا ہے۔ آپ کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ جو شخص بھی آپ پر صلوات نہ پڑھے اس کی نماز، نماز نہیں ہے۔ (الصواعق

المحرقة ص

148

، نور الابصار

127

۔

واضح رہے کہ نور الابصار میں ”عظیم القدر“ کے بجائے ”عظیم الفخر“ نقل کیا گیا ہے۔

- رسول اکرم جب بھی کوئی قوم ایک مقام پر جمع ہو کر محمد و آل محمد کے فضائل کا تذکرہ کرتی ہے تو آسمان سے ملائکہ نازل ہو کر اس گفتگو میں شامل ہوجاتے ہیں اور جب یہ لوگ منتشر ہوجاتے ہیں تب واپس جاتے ہیں اور دوسرے ملائکہ انہیں دیکھ کر کہتے ہیں کہ آج تو تمہارے بدن سے ایسی خوشبو آرہی ہے جو ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی قوم کے پاس تھے جو محمد و آل محمد کے فضائل کا ذکر کر رہی تھی اور ان لوگوں نے ہمیں یہ خوشبو عنایت کی ہے۔

تو دوسرے ملائکہ خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی وہاں لے چلو اور وہ کہتے ہیں کہ اب تو مجلس ختم ہو چکی ، تو گزارش کرتے ہیں کہ اس جگہ پر لے چلو جہاں یہ مجلس تھی۔ (احقاق الحق

18

ص

522

، ینابیع المودة

2

ص

271

/

773

نقل از مودة القربى ، بحار

38

ص

199

/

38

-

907

- امام علی (ع)

!

ہم اہلبیت (ع) کا ذکر جملہ امراض و اسقام اور وسوسہ قلب کا علاج ہے۔ (خصال ص

625

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع) ، تفسیر فرات ص

367

/

499

روایت عبید بن کثیر۔)

908

- امام باقر (ع)

!

ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے، (کافی

2

ص

496

/

2

روایت ابوبصیر عن الصادق (ع)۔

909

- امام صادق (ع)

!

ہمارا ذکر اللہ کے ذکر کا ایک حصہ ہے لہذا جب ہمارا ذکر ہوگا تو گویا خدا کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو گویا شیطان کا ذکر ہوگا۔ (کافی

2

ص

186

/

1

روایت علی بن ابی حمزہ)۔

910

- معتب غلام امام نے امام جعفر صادق (ع) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے داؤد بن سرحان سے فرمایا،

داؤد!

ہمارے چاہنے والوں تک ہمارا سلام پہنچا دینا۔ اور کہنا کہ اللہ اس بندہ پر رحم کرتا ہے جو دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر ہمارے امر کا ذکر کرتا ہے اور ان کا تیسرا فرشتہ ہوتا ہے جو ان دونوں کے لئے استغفار کرتا ہے اور جب بھی دو افراد ہمارے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو پروردگار ملائکہ پر مباہات کرتا ہے لہذا جب بھی تمہارا اجتماع ہو تو ہمارا ذکر کرنا کہ اس اجتماع اور اس مذاکرہ میں ہمارے امر کا احیاء ہوتا ہے اور ہمارے بعد بہترین افراد وہی ہیں جو ہمارے امر کا ذکر کریں اور لوگوں کو ہمارے ذکر کی دعوت دیں۔ (امالی طوسی (ر) ص

224

/

390

، بشارة المصطفیٰ ص

110

-(

911

- امام صادق (ع)

!

آسمان کے ملائکہ جب ان ایک یا دو یا تین افراد پر نگاہ کرتے ہیں جو آل محمد کے فضائل کا ذکر کرتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں ذرا دیکھو یہ اپنی اس قدر قلت اور دشمنوں کی اس قدر کثرت کے باوجود آل محمد کے فضائل کا ذکر کر رہے ہیں تو دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کا فضل و کرم وہ جسے چاہتا ہے عنایت فرمادیتا ہے اور وہ صاحب فضل عظیم ہے۔ (کافی

، تاویل الآيات الظاهرة ص

- احمد بن يحيى الاودى نے اپنے اسناد کے ساتھ منذر کے واسطہ سے امام حسین (ع) سے نقل کیا ہے کہ جس بندہ کی آنکھ سے ہمارے غم میں ایک قطرہ اشک بھی گرجاتا ہے پروردگارا اسے جنت میں عظیم منزل عنایت فرماتا ہے ”... اور اس کے بعد امام حسین (ع) کو خواب میں دیکھ کر عرض کیا کہ مجھ سے مخول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر نے اپنے والد کے حوالہ سے آپ کا یہ قول نقل کیا ہے تو کیا یہ صحیح ہے؟ تو فرمایا کہ بیشک صحیح ہے۔ (امالی مفید ص

، امالی طوسی (ر) ص

بشارة المصطفى ص

، کامل الزیارات ص

- الحسين بن ابی

فاخته!

میں اور ابوسلمہ السراج و یونس بن یعقوب و فضل بن یسار سب امام جعفر صادق (ع) کے پاس حاضر تھے تو میں نے عرض کی حضور میں آپ پر قربان! میں لوگوں کے اجتماعات میں شرکت کرتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو کیا کہا کروں؟ تو فرمایا - حسین! جب ان کی مجالس میں شرکت کرو تو دعا کرو کہ خدایا ہمیں آسانی اور سرور عنایت فرما، پروردگار تمہارے مقصد کو عطا کر دے گا۔

پھر میں نے عرض کیا کہ اگر امام حسین (ع) کو یاد کروں تو کیا کہوں؟ فرمایا تین مرتبہ کہو ” صلی اللہ علیک یا اباعبداللہ “ اے ابوعبداللہ ! خدا آپ پر رحمت نازل کرے ... اس کے بعد فرمایا کہ شہادت امام حسین (ع) پر ساتوں آسمان ، ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات اور جنت و جہنم کی تمام مخلوقات نے گریہ کیا ہے، صرف تین مخلوقات نے گریہ نہیں کیا ہے، میں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟

فرمایا ، زمین بصرہ، دمشق ، اور آل الحکم بن ابی العاص - (امالی الطوسی (ع) ص

54

/

73

-(

واضح رہے کہ آل حکم کا تذکرہ علامت ہے کہ بصرہ اور دمشق سے مراد زمین بصرہ و دمشق ہے، اہل بصرہ و دمشق نہیں ہیں۔ (جوادی)

914

-امام صادق (ع)! جب بھی کسی آنکھ سے ایک آنسو اس غم میں نکل آتا ہے کہ ہمارا خون بہایا گیا ہے یا حق چھینا گیا ہے یا ہتک حرمت کی گئی ہے یا ہمارے کسی شیعہ پر ظلم کیا گیا ہے تو پروردگار اسے جنت میں مستقل قیام عنایت فرماتا ہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

194

/

330

، امالی مفید (ر)

175

/

5

روایت محمد بن ابی عمارہ کوفی)۔

915

- بکر بن محمد ازدی امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے دریافت کیا کہ تم لوگ آپس میں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہو؟ میں نے عرض کی بیشک ! فرمایا میں ان مجالس کو دوست رکھتا ہوں لہذا میرے امر کا احیاء کرو کہ اگر کوئی شخص ہمارا ذکر کرتا ہے یا اس کے سامنے ہمارا ذکر

کیا جاتا ہے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکل آتا ہے تو پروردگار اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے چاہے سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (ثواب الاعمال

223

/

1

، بشارۃ المصطفیٰ

275

، مستطرفات السرائر

125

، المحاسن ! ص

136

/

، کامل الزیارات ص

، تفسیر قمی

ص

-(

- امام صادق (ع)

!

جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئیں تو اللہ اس کے چہرہ کو آتش جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ (کامل الزیارات ص

-(

- ابان بن

تغلب!

امام صادق (ع) فرماتے ہیں کہ جو ہماری مظلومیت سے رنجیدہ ہو اس کی سانس بھی تسبیح کا ثواب رکھتی ہے اور اس کا ہم و غم بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور ہمارے راز کا محفوظ رکھنا ایک جہادِ راہِ خدا ہے۔“

اس کے بعد فرمایا کہ اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھنا چاہئے، (امالی طوسی (ر) ص

/

، امالی مفید (ر)

/

، بشارۃ المصطفیٰ ص

، کافی

ص

/

-(

- سمع بن

عبدالملک!

مجھ سے امام صادق (ع) نے فرمایا کہ جس دن سے امیر المومنین (ع) کی شہادت ہوئی ہے، آسمان و زمین ہمارے غم میں رو رہے ہیں اور ملائکہ کا گریہ اور ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اس سے زیادہ ہیں اور جب بھی کوئی ملک یا انسان ہمارے حال پر مہربان ہو کر گریہ کرتا ہے تو آنسو نکلنے سے پہلے ہی پروردگار اس کے حال پر مہربان ہو جاتا ہے اور جب یہ آنسو رخسار پر جاری ہو جاتے ہیں تو ان کا مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ ایک قطرہ بھی جہنم میں گر جائے تو آگ سرد ہو جائے

اور جس کا دل ہمارے غم میں دکھنے لگتا ہے، پروردگار وقت مرگ ہماری زیارت سے وہ فرحت عنایت کرتا ہے جس کا سلسلہ موت سے حوض کوثر تک برقرار رہتا ہے۔ (کامل الزیارات ص

101

۔)

919

- امام رضا (ع)

!

جو ہماری مصیبت کو یاد کر کے ہمارے غم میں آنسو بہائے وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا اور جس کے سامنے ہماری مصیبت کا ذکر کیا جائے اور وہ گریہ کرے یا دوسروں کو رلائے اس کی آنکھ اس دن نہ روئے گی جس دن تمام آنکھیں گریہ کناں ہوں گی اور جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں ہمارے امر کا احیاء کیا جاتا ہے اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہو جائیں گے۔ (امالی صدوق (ر) ص

68

/

4

روایت

علی بن فضال ، عیون اخبار الرضا (ع)

1

ص

394

/

48

، مکارم الاخلاق

2

ص

93

/

2663

۔)

920

- دعبل

خزاعی!

میں امام علی بن موسی الرضا (ع) کی خدمت میں ایام غم میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ محزون و رنجیدہ بیٹھے ہیں اور اصحاب بھی آپ کے گرد اسی عالم میں ہیں حضرت نے مجھے آتے دیکھ کر استقبال فرمایا اور فرمایا کہ آؤ آؤ تم زبان اور

ہاتھ سے ہماری مدد کرنے والے ہو، اس کے بعد مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر فرمایا کہ یہ دن ہم اہلبیت (ع) کے حزن و غم کے دن میں، ہماری خواہش ہے کہ تم کوئی غم کا شعر سناؤ کہ آج کل بنی امیہ ہمارے غم سے خوشی منارہے ہیں۔ دیکھو دعبل! اگر کوئی شخص ہمارے غم میں روئے گا یا ایک آدمی کو بھی رلائے گا تو اس کے اجر کی ذمہ داری پروردگار پر ہوگی اور جس کی آنکھ سے ہمارے غم میں آنسو نکل آئیں گے خدا اسے ہمارے زمرہ میں محشور کرے گا اور جو ہمارے جد کے غم میں گریہ کرے گا خدا اس کے گناہوں کو یقیناً معاف کر دے گا۔ (بحار الانوار

45

ص

257

/

15

-(

921

- ائمہ طاہرین (ع)! جو ہمارے غم میں روئے یا سو آدمیوں کو رلائے گا اس کے لئے جنت ہے، اور جو پچاس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو تیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو بیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو دس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو ایک کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو حزن و غم طاری کرے گا اس کے لئے بھی جنت ہے۔ (طہوف ص

86

-(

واضح رہے کہ ان روایات کا مقصد بے عملی کی ترویج نہیں ہے بلکہ گریہ کی تاثیر کا بیان ہے، اس کے بعد پروردگار پر اچھے برے عمل کا حساب کرنے والا ہے۔ (جوادی)

Source URL:

<https://www.al-islam.org/ur/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D8%B3%D9%88%D9%85-%D8%B9%D9%86%D8%A7%D9%88%DB%8C%D9%86-%D8%AD%D9%82%D9%88%D9%82-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9>